روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 12 جولائی 2001ء 19 ربیع الثانی 1422 ہجری- 12 وفا 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 155

شہسوار

حضرت فروہ بن عمروؓ فلسطین کے علاقہ میں قیصر روم کے عامل تھے- رسول اللہ ﷺ کی دعوت پر ایمان لے آئے- جب قیصر روم کو اس کی خبر ہوئی تو انہیں دربار میں بلایا اور قید رکھنے کے بعد صلیب پر لٹکا کر شہید کر دیا ایک روایت میں ہے کہ وہ قید کی حالت میں شہید ہو گئے تھے ان کے مردہ جسم کو صلیب پر لٹکایا گیا-

(شرح زرقانی علی المواہب اللدنیہ جلد4 ص44- علامہ قسطلانی طبقات ابن سعد جلد7 ص435 بیروت 1958)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے متعلق فرماتے ہیں:

مرحوم نے مرکز میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے- اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی- اب تک ان میں سے ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ جو شخص ان میں سے ادنیٰ خدمت بجالاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس نے بڑا کام کیا ہے اور قریب ہے کہ وہ میرے پر احسان رکھے- حالانکہ خدا کا اس پر احسان ہے کہ اس خدمت کے لئے اس نے اس کو توفیق دی- بعض ایسے ہیں کہ پورے زور اور پورے صدق سے اس طرف نہیں آئے اور جس قوت ایمان اور انتہا درجہ کے صدق وصفا کا وہ دعویٰ کرتے ہیں آخر تک اس پر قائم نہیں رہ سکتے- اور دنیا کی محبت کے لئے دین کو کھودیتے ہیں- اور کسی ادنیٰ امتحان کی بھی برداشت نہیں کر سکتے- خدا کے سلسلے میں بھی داخل ہو کر ان کی دنیاداری کم نہیں ہوتی- لیکن خداتعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے- کہ ایسے بھی ہیں کہ وہ سچے دل سے ایمان لائے اور سچے دل سے اس طرف کو اختیار کیا- اور اس راہ کے لئے ہر ایک دکھ اٹھانے کے لئے تیار ہیں- لیکن جس نمونہ کو اس جوانمرد نے ظاہر کر دیا- اب تک وہ قوتیں اس جماعت کی مخفی ہیں- خدا سب کو وہ ایمان سکھاوے اور وہ استقامت بخشے جس کا اس (-) مرحوم نے نمونہ پیش کیا ہے- یہ دنیوی زندگی جو شیطانی حملوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے- کامل انسان بننے سے روکتی ہے- اور اس سلسلہ میں بہت داخل ہوں گے- مگر افسوس کہ تھوڑے ہیں- کہ یہ نمونہ دکھائیں گے- (تذکرۃ الشہادتین- روحانی خزائن جلد 20 ص 57-58)

شہزادہ عبداللطیف کے لئے جو (قربانی) مقدر تھی وہ ہو چکی- اب ظلم کا پاداش باقی ہے (-) مومن بھی ایسا مومن کہ اگر کابل کی تمام سرزمین میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو تلاش کرنا لاحاصل ہے- ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں- جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں اور زن و فرزند کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے-

ہزاروں رحمتیں

اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے- میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے- (تذکرۃ الشہادتین- روحانی خزائن جلد 20 ص 60)

.......صاحبزادہ مولوی عبداللطیف مرحوم کا اس بے رحمی سے مارا جانا اگرچہ ایسا امر ہے کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے (-) لیکن اس خون میں بہت برکات ہیں کہ بعد میں ظاہر ہوں گے- اور کابل کی زمین دیکھ لے گی کہ یہ خون کیسے کیسے پھل لائے گا- یہ خون کبھی ضائع نہیں جائے گا-

پہلے اس سے غریب عبدالرحمان میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا- مگر اس خون پر اب وہ چپ نہیں رہے گا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہوں گے- چنانچہ سنا گیا ہے کہ جب مرحوم کو ہزاروں پتھروں سے قتل کیا گیا تو انہیں دنوں میں سخت ہیضہ کابل میں پھوٹ پڑا اور بڑے بڑے ریاست کے نامی اس کا شکار ہو گئے- اور بعض امیر کے رشتہ دار اور عزیز بھی اس جہان سے رخصت ہوئے- مگر ابھی کیا ہے یہ خون بڑی بے رحمی کے ساتھ کیا گیا ہے اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ میں نظیر نہیں ملے گی- ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بیدردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کر لیا- اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا- اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے- (تذکرۃ الشہادتین- روحانی خزائن جلد 20 ص 74)

احباب کرام سے ضروری گزارش

شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے-

گذشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے- چونکہ یہ شعبہ مشروط بامد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں- نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں-

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں- براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں-

(نگران امداد طلباء)

فضل عمر ہسپتال میں ماہر امراض معدہ و جگر کی آمد

مورخہ 18-7-2001 بروز بدھ مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ماہر امراض معدہ و جگر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کریں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درستی

روزنامہ الفضل کے شمارہ 11 جولائی 2001ء میں صفحہ اول پر حضرت مسیح موعود کے جو ارشادات شائع کئے گئے ہیں ان کا حوالہ غلط شائع ہو گیا ہے- درست حوالہ یہ ہے-

تذکرۃ الشہادتین- روحانی خزائن جلد 20 ص 9-10

ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے-

(ادارہ)

عرفانِ حدیث

نمبر 82

مرتبہ: عبدالسمیع خان

محسن کا شکر

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے سے کہے کہ اللہ تجھے اس کی بہتر جزا دے تو اس نے ثناء کا حق ادا کر دیا۔

(ترمذی کتاب البر والصلہ باب فی الثناء بالمعروف)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

حدیث تو بندوں کے احسان سے تعلق رکھنے والی ہے۔ عن اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے کہ اللہ تجھے اس کی جزائے خیر اور اس کا بہترین بدلہ دے تو اس نے ثنا کا حق ادا کر دیا۔

(ترمذی کتاب البر والصلہ باب فی ثناء بالمعروف)

اب یہ وہ حدیث ہے جس کا تعلق محض بندوں کے احسان سے ہے کیونکہ خدا کو تو نہیں انسان کہا کرتا کہ جزاک اللہ احسن الجزاء۔ اے اللہ تجھے اللہ جزا دے اس لئے اس حدیث کا کوئی اور معنی ممکن ہی نہیں ہے سوائے اس کے کہ بندوں کا معاملہ بندوں کے ساتھ ہو۔

قد ابلغ فی الثناء۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حق ہی ادا نہیں کیا بلکہ بہت مبالغہ کیا ثنا میں۔ مبالغہ ان معنوں میں کہ جہاں تک ثنا ممکن تھی وہ اس نے کر دی اس لئے جب آپ کہتے ہیں جزاک اللہ خیراً کہ اللہ تجھے بہترین جزا دے تو یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ بعض لوگ اپنی حماقت سے یہ سمجھتے ہیں کہ مقابل پہ دیا تو ہمیں کچھ بھی نہیں اور جزاک اللہ کہہ کے، بعض لوگ کہتے ہیں ٹرخا دیا۔ بہت ہی بے وقوف ہیں یہ خیال کر لینے والے کیونکہ بندہ کیا دے سکتا ہے آخر۔ آپ جتنا بھی اس کے لئے کچھ کریں وہ زیادہ سے زیادہ جو دے گا پھر بھی اپنے بندے کے احتیاج کے مطابق دے گا۔ وہ خود محتاج ہے اس کا ایک محدود دائرہ ہے اس سے بڑھ کر وہ آپ کو کچھ عطا کر ہی نہیں سکتا۔ تو وہ لوگ جو عطا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایک پہلو سے بدلہ اتار بھی دیتے ہیں مگر جب بدلہ اتار دیا جائے تو دونوں کے درمیان جو محبت اور مودّت کا رشتہ ہے وہ عملاً منقطع ہو جاتا ہے۔

ایک انسان سمجھتا ہے میں نے اس کے لئے کچھ کیا تھا دوسرا کہتا ہے میں نے اس کے لئے کر دیا اور جب بھی کوئی وقت پڑے تو کہہ دیتے ہیں دیکھو میں نے تمہارا بدلہ اتار دیا تھا اور جتنا تم نے کیا تھا اس سے زیادہ دیا تھا تو بات وہیں ختم ہو گئی۔ لیکن جزاک اللہ خیراً کے اوپر رسول ﷺ فرماتے ہیں قد ابلغ فی الثناء۔ اس سے بڑھ کر وہ اس کی ثنا اور کیا کر سکتا تھا کہ اپنے احسان کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ جزا کی دعا دی جائے تو دل کی گہرائی سے دینی چاہئے اور اگر دل کی گہرائی سے یہ دعا اٹھے تو اس سے بہتر کسی احسان کا بدلہ نہیں اتارا جا سکتا۔ کیوں؟ اس دعا کو پھر اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ اور دل کی گہرائی سے تبھی اٹھ سکتی ہے اگر انسان کے اندر احسانمندی کا جذبہ ہو، اگر انسان کے اندر

باقی صفحہ 7 پر

سلام اور رحمت

آؤ لوگو! کہ یہیں نور خدا پاؤ گے!!
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے
جب سے یہ نور ملا نور پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے
مصطفیٰ پر تیرا بیحد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
موردِ قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم
جب سے عشق اس کا تہ دل میں بٹھایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے
تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے
نقشِ ہستی تیری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تری رہ میں اڑایا ہم نے
تیرا مے خانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
خُم کا خُم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے
شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے
چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے
دلبرا! مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

درثمین

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

اخلاص ووفا کی ایک تاریخی اور لازوال داستان

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی قربانی کے بعد ان کے خاندان پر آنے والے مصائب ومشکلات

محترم سید میر مسعود احمد صاحب

قسط اول

ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود

سیدنا حضرت مسیح موعود صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف کے واقعہ قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"افسوس امیر پر کہ اس نے کفر کے فتویٰ پر ہی حکم لگا دیا..... ہائے وہ معصوم اس کی نظر کے سامنے ایک بکرے کی طرح ذبح کیا گیا...... اس کا پاک جسم پتھروں سے ٹکڑے ٹکڑے کردیا گیا۔ اور اس کی بیوی اور اس کے یتیم بچوں کو خوست سے گرفتار کرکے بڑی ذلت اور عذاب کے ساتھ کسی اور جگہ حراست میں بھیجا گیا"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ55)

"جب مقتل پر پہنچے تو شاہزادہ مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا اور پھر اس حالت میں جب کہ وہ کمر تک زمین میں گاڑدئے گئے تھے. امیر ان کے پاس گیا اور کہا کہ اگر تو قادیانی سے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے. انکار کرے تو اب بھی میں تجھے بچالیتا ہوں۔ اب تیرا آخری وقت ہے اور یہ آخری موقعہ ہے جو تجھے دیا جاتا ہے اور اپنی جان اور اپنے عیال پر رحم کر۔ تب (۔) مرحوم نے جواب دیا کہ نعوذباللہ سچائی سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے اور جان کیا حقیقت ہے اور عیال واطفال کیا چیز ہیں جن کے لئے میں ایمان کو چھوڑدوں۔ مجھ سے ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور میں حق کے لئے مروں گا۔ تب قاضیوں اور فقیہوں نے شور مچایا کہ کافر ہے. کافر ہے اس کو جلد سنگسار کرو"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ59)

"شاہزادہ عبداللطیف کے لئے جو (قربانی) مقدر تھی وہ ہو چکی...... ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں اور زن وفرزند کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ60)

"میاں احمد نور جو حضرت صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کے خاص شاگرد ہیں. 8/نومبر 1903ء کو مع عیال خوست سے قادیان پہنچے۔ ان کا بیان ہے..... جب گھر میں تھے اور ابھی گرفتار نہیں ہوئے تھے...... اپنے دونوں ہاتھوں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اے میرے ہاتھو! کیا تم ہتھکڑیوں کی برداشت کرلوگے؟ ان کے گھر کے لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا بات آپ کے منہ سے نکلی ہے۔ تب فرمایا کہ نماز عصر کے بعد تمہیں معلوم ہوگا کہ یہ کیا بات ہے۔

تب نماز عصر کے بعد حاکم کے سپاہی آئے اور گرفتار کرلیا۔ اور گھر کے لوگوں کو انہوں نے نصیحت کی کہ میں جاتا ہوں اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ تم کوئی دوسری راہ اختیار کرو۔ جس ایمان اور عقیدہ پر میں ہوں چاہئے کہ وہی تمہارا ایمان اور عقیدہ ہو"۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ126)

دیگر احباب کی روایتیں

خاندان کی خوست میں گرفتاری اور کابل روانگی

صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب جو حضرت صاحبزادہ صاحب کی قربانی کے وقت ان کے بیٹوں میں سے چوتھے بیٹے تھے بیان کرتے ہیں کہ:

جب صاحبزادہ صاحب کو سنگساری کا حکم سنایا گیا اس کے بعد یہ حکم صادر ہوا کہ ان کے تمام رشتہ داروں اور تمام خاندان کو گرفتار کرکے کابل لایا جائے۔ ان کی تمام جائیداد ضبط کرلی جائے۔ ان کی اس زمین کے بدلہ میں کابل میں زمین دی جائے گی۔ اور ان کو نظربندی کی حالت میں کابل میں رکھا جائے گا۔ یہ حکم خوست کو پہنچا۔ یہ حاکم جس چھاؤنی میں رہتا تھا وہ چھاؤنی سید گاہ سے تقریباً پانچ میل کے فاصلے پر تھی۔

حاکم خوست نے جس کا نام عبدالرحمٰن یا عطاء الرحمٰن خان تھا کچھ فوجی سپاہی گرفتاری کے واسطے بھیجے۔ اس وقت (۔) مرحوم کی دو بیویاں اور پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں تھیں۔ پانچ لڑکوں میں سے سب سے بڑے جن کی عمر تقریباً بائیس برس کی ہوگی محمد سعید مرحوم تھے۔ باقی بچے چھوٹے تھے۔ محمد سعید سے چھوٹے عبدالسلام. پھر محمد عمر. پھر ابوالحسن. پھر محمد طیب. محمد طیب کی عمر تقریباً ڈیڑھ سال تھی"۔

(قلمی مسودہ صفحہ 29. بروایت سید محمد نور صاحب جو 1947ء میں مرتب کیا گیا و بیان سید ابوالحسن قدسی صاحب مطبوعہ اخبار الفضل 26/مارچ 1926ء)

جس وقت حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف کی قربانی کا جانکا واقعہ کابل کی خوں ریز اور سفاک سرزمین میں رونما ہوا اس وقت صاحبزادہ ابوالحسن کی عمر تین سال کے قریب اور صاحبزادہ محمد طیب کی عمر ڈیڑھ سال کے قریب تھے۔

(اخبار الفضل 26/مارچ 1926ء)

صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب بیان کرتے ہیں گرفتاری اور کابل لے جانے کا حکم حضرت صاحبزادہ صاحب کے تمام رشتہ داروں کے نام تھا کہ برادر و برادر زادہ حاضر کئے جائیں۔ اس وقت خوست کا حاکم ہمارے خلاف تھا اس لئے اس نے ہم سب کو قید کرلیا۔

(بیان سید ابوالحسن قدسی صاحب مسودہ قلمی روایات صفحہ49)

صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب کا بیان ہے کہ:

اس وقت سید گاہ میں ان کے خاندان کے چار بڑے گھرانے تھے جن میں سے صرف ایک گھرانہ احمدی تھا۔ مگر حکم چاروں کی گرفتاری کا ہوا۔ اب یہ باقیوں کے واسطے مفت میں مصیبت تھی۔ وہ کچھ مخالف بھی تھے۔ یہ تمام خاندان تقریباً ساٹھ نفر پر مشتمل تھا۔ تمام سامان جو لے سکتے تھے لے کر چل پڑے۔ پہلے پانچ میل کے فاصلے پر چھاؤنی میں ٹھہرے اور کچھ دن قیام کیا اور پھر کابل روانہ ہو گئے۔ تمام کا خرچ وغیرہ کا انتظام ذاتی تھا۔ پہرہ کے ساتھ کابل روانہ کیا گیا کیونکہ اس خاندان میں پردہ بہت سخت تھا اس لئے عورتوں کی سواری کے واسطے اونٹوں کا انتظام کیا گیا۔ ان کو ہودجوں میں لے جایا گیا۔ مردوں کے واسطے گھوڑوں کا انتظام کیا گیا۔ یہ تمام اخراجات صاحبزادگان کے ذمہ تھے۔ حکومت کی طرف سے کوئی امداد نہ ملی۔

(قلمی مسودہ روایات صفحہ 28,27)

کابل روانہ ہوئے تو صاحبزادگان کے گھوڑے اپنے تھے لیکن (فوج کے) افسروں نے اپنے ردی گھوڑے ان کو دے کر ان کے اچھے گھوڑے خود لے لئے۔

ابھی تک خاندان کو معلوم نہ تھا کہ صاحبزادہ صاحب (قربان) ہو گئے ہیں۔ راستہ میں جب کہ کابل شہر قریب تھا معلوم ہوا۔ سید احمد نور صاحب نے اطلاع دی کہ حضرت والد صاحب قربان ہو گئے ہیں اور میں فلاں جگہ ان کی لاش دفن کر آیا ہوں۔

(روایت صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب مسودہ روایات صفحہ 50,49)

سید احمد نور بیان کرتے ہیں کہ جب انہوں نے صاحبزادہ صاحب کی لاش پتھروں سے نکالی تو ان کی تدفین کے بعد کچھ عرصہ کابل میں سردار عبدالرحمٰن جان ابن سردار شیریں دل خان کے پاس مقیم رہے۔ پھر انہوں نے کابل سے روانگی کا پروگرام بنایا اور ایک خچر کرایہ پر لی اور اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب ایک منزل طے کی تو دیکھا کہ حضرت مرحوم کے اہل وعیال کو حکومت کے سپاہی کابل لے جا رہے ہیں۔ مستورات اور بچے بھی ساتھ ہیں۔ محافظ سپاہیوں نے سید احمد نور سے خچر چھین لی اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے اہل وعیال کی ضرورت کے لئے استعمال میں لے آئے۔ سید احمد نور نے حضرت مرحوم کے کسی عزیز یا رشتہ دار سے مطلقاً بات نہیں کی۔ راستہ میں ایک جگہ بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ملا میرو جو مولوی عبدالستار خان معروف بہ بزرگ صاحب کے

چھوٹے بھائی تھے قافلہ کے پیچھے کچھ فاصلہ پر آرہے ہیں۔ سید احمد نور نے ان کو اشارہ سے بلایا اور قربانی کے متعلق بتا دیا اور یہ کہا کہ قبر کا مقام سردار عبدالرحمٰن جان سے دریافت کرلیں۔ ملا میرو اپنی محبت اور اخلاص کی وجہ سے حضرت صاحبزادہ صاحب کے اہل وعیال کے پیچھے پیچھے ہولئے تھے ورنہ ان کی گرفتاری یا کابل لے جائے جانے کا کوئی سرکاری حکم نہ تھا۔ اس کے بعد سید احمد نور پیدل اپنے گاؤں کی طرف چلے گئے۔

(قلمی مسودہ صفحہ 5 مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ اول صفحہ 21)

کابل میں آمد

چند دن راستہ میں صرف کر کے کابل پہنچے اور چہار باغ مقام پر ڈیرہ لگا دیا۔ جتنے دن کابل شہر میں قیام کیا خوراک وغیرہ کا انتظام ہمارا اپنا تھا۔

(روایت صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی قلمی مسودہ روایات صفحہ 29,28)

"واقعہ قربانی کے بعد حضرت مرحوم کے تمام بال بچوں اور سارے خاندان کو جس کے افراد کی تعداد مع خدام کے ایک سو کے قریب تھی فوج اور رسالہ کی حراست میں کابل لے جایا گیا جہاں سب کو توپی باغ میں نظربند کر دیا گیا۔ یہ شروع سردی کا موسم تھا۔ وہاں مہینہ ڈیڑھ مہینہ نظربند رکھنے کے بعد سب کو ترکستان کے علاقہ میں جلاوطن کر دیا گیا۔ اس وقت سخت سردی پڑ رہی تھی اور سامان کی کمی کی وجہ سے اس قافلہ کو سخت تکالیف اور مصائب برداشت کرنا پڑے"۔

(الفضل 26 مارچ 1926ء)

کابل سے جانب ترکستان جلاوطن کئے جانے کا حکم

حضرت صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

جب ہم کابل پہنچے تو کابل کی حکومت نے حاکم خوست کو لکھا کہ ان کی جائیداد کی مفصل رپورٹ لکھو تاکہ کابل میں سرکاری طور پر ان کی زمین کے بدلہ زمین دی جائے۔ اس زمانہ میں افغانستان کا نائب السلطنت سردار نصراللہ خان تھا جو امیر حبیب اللہ خان کا چھوٹا بھائی تھا۔ یہ شخص پرلے درجے کا ظالم تھا جس کو تمام افغانستان کے لوگ ظالم کے نام سے مشہور کرتے تھے۔ اس نے ہزارہا بے گناہ کئی مواقع پر مروادئے اور سینکڑوں مسلمان بے گناہ قید خانوں میں ڈالے اور سالہا سال تک ان کی پڑتال نہ ہوا کرتی تھی۔ اس کو اس خاندان کے ساتھ بڑی دشمنی تھی۔

جب اس نے دیکھا کہ ان کی جائیداد اس قدر زیادہ ہے کہ تمام سرکاری زمین کابل کی دے دی جائے تو پوری نہیں ہوگی۔ تو اس پر اس نے حکم دیا کہ ان کو جلاوطن کر کے جانب ترکستان بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ اس حکم کے صادر ہونے پر ہمیں سخت مصیبت کا سامنا ہوا۔

ہمارے خاندان کے علاوہ باقی تین خاندان جن کا احمدیت سے کوئی تعلق نہ تھا صرف رشتہ داری کی وجہ سے گرفتار تھے انہوں نے مشورہ کیا کہ ہم یہ درخواست بادشاہ کو پیش کرتے ہیں کہ مرنے والا مرگیا اور اس نے سزا بھگت لی ہم بالکل اس کے مذہب کے ساتھ متفق نہیں اس لئے ہمیں معاف فرمادیں۔ باقی تین خاندانوں کے لوگوں نے میرے بھائی محمد سعید سے کہا کہ درخواست میں آپ بھی شریک ہو جائیں ورنہ اس طرح تو ہمارا تمام خاندان دربدر ہو جائے گا مگر بھائی ان باتوں میں نہ آئے۔ محمد سعید نے باوجود کم عمری کے موت کو (سامنے) دیکھتے ہوئے کہہ دیا کہ آپ بے شک لکھ دیں کہ آپ واقعہ میں شریک نہیں ہیں۔ ہم بھگت لیں گے اور آپ لوگ اس پر رہا ہو جائیں گے۔

اس درخواست سے قبل کوتوال نے باقی تین خاندانوں کے نام اس فہرست سے نکال دئے تھے اور لکھا تھا کہ صرف ان کے خاص رشتہ داروں کو بھیجنا ہے۔ انہوں نے بیزاری نامہ بغیر احتیاط کے حکومت میں پیش کیا تھا کہ جلاوطنی سے بچ جائیں مگر عجیب اتفاق ہوا کہ حکومت میں ان کی درخواست پیش ہوئی تو کچھ فائدہ نہ ہوا۔ نامنظور ہوگئی۔ اس پر مجبوراً کوتوال نے ان کے نام بھی شامل کر دئے اور تمام خاندان کو جانب ترکستان جانے کا حکم ہوا۔

(روایت سید ابوالحسن قدسی صاحب قلمی مسودہ 1947ء صفحہ 29 تا 31)

حضرت سید احمد نور بیان کرتے ہیں:

"جس وقت حضرت صاحبزادہ صاحب کے اقارب گرفتار ہوئے اس وقت آپ کا خاندان خوست میں تھا۔ سنگساری کے حکم کے بعد تمام خاندان کے متعلق حکم ہوا کہ جلاوطن کر کے (جانب) بلخ بھیج دیا جائے اور تمام جائیداد ضبط کر لی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بلخ کے راستہ میں بہت تکلیف پہنچی۔ خوست سے کابل پچاس میل کا (فاصلہ ہے) اور کابل سے بلخ (جو ترکستان کی سرحد پر واقعہ ہے) تقریباً تین سو میل کے فاصلہ ہو گا سخت سردی تھی چھوٹے چھوٹے بچے ساتھ تھے"۔

(قلمی مسودہ روایت سید احمد نور صاحب صفحہ 12,11)

کابل سے جانب ترکستان کا سفر

حضرت صاحبزادہ صاحب کے تمام خاندان یعنی چاروں گھرانوں کو جن کا پہلے ذکر آچکا ہے حکومت افغانستان کی طرف سے جانب ترکستان سفر کرنے کا حکم ہوا۔ صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی بیان کرتے ہیں کہ سردی کا موسم تھا، سخت سردی تھی۔ ترکستان کابل سے قریباً تین سو میل کے فاصلہ پر (جانب شمال) واقعہ تھا۔ راستہ نہایت دشوار گزار اور بلند وخطرناک پہاڑوں میں سے جاتا تھا۔ کوئی ریل یا موٹر نہ جاتی تھی۔ مسلح فوجی سپاہی ساتھ روانہ کئے گئے۔ حکومت کی طرف سے خوراک وغیرہ کا کوئی انتظام نہ کیا گیا۔ تمام خرچ خاندان نے اپنی طرف سے کیا۔

(قلمی مسودہ روایات صفحہ 21)

فوجیوں کا نگران جمعدار سلطان علی کو مقرر کیا گیا تھا۔ یہ شخص شیعہ تھا۔ صاحبزادہ صاحب سید تھے اور انہوں نے ایک زمانہ میں شیعوں کے متعلق فتویٰ جاری کیا تھا کہ یہ کافر نہیں ہیں۔ ان کا ذبیحہ جائز ہے جب کہ صاحبزادہ صاحب کے علاوہ افغانستان کے دیگر علماء کا فتویٰ یہ تھا کہ شیعہ کافر ہیں۔ اور ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

اس سفر میں جمعدار سلطان علی کی وجہ سے کوئی خاص تکلیف نہیں ہوئی اور اس نے ہماری خاصی مدد کی۔ (جب قیام ہوتا) تو رات کو خود گاؤں سے (ضرورت کے مطابق) سامان کا انتظام کر دیتا کیونکہ راستہ غیر آباد تھا۔ چونکہ راستہ میں خوراک وغیرہ کا خرچ ہمیں خود کرنا ہوتا تھا اس واسطے جمعدار سلطان علی کو خرچ (میں کفایت) کا بھی بڑا خیال رہتا تھا۔

(قلمی مسودہ صفحہ 53,52)

ترکستان میں آمد و قیام

ترکستان سے مراد اس جگہ افغانستان کی مملکت کا وہ علاقہ ہے جو جانب شمال روسی ترکستان (ازبکستان) سے متصل تھا۔ سرحدی علاقہ ہونے کی وجہ سے اس علاقہ کے لوگ اگرچہ افغانستان کی حکومت کے ماتحت تھے لیکن ان کی زبان اور ثقافت پر ترکستان کے اثرات تھے۔ اس بنا پر اس کو ترکستان کہہ دیا جاتا تھا۔ (نوٹ از مرتب)

صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ تقریباً ڈیڑھ مہینہ سفر کرنے کے بعد آخر بمشکل ترکستان پہنچے۔ وہاں مزار شریف کے شہر میں پہنچے تو باغ ازغریا (باغ اصغر) میں ڈیرہ لگا دیا۔ سردی کا موسم اس میں گزرا۔ چار ماہ اس باغ میں رہے۔ یہاں باقاعدہ سرائے وغیرہ تھی۔ اس جگہ بھی اخراجات ہمارے اپنے تھے۔

کابل سے چودہ (فوجی) آدمی ہمارے ساتھ آئے تھے انہوں نے مزار شریف کی حدود میں آنے کی وجہ سے ہمیں یہاں کی کوتوالی کے سپرد کر دیا جنہوں نے سات آدمی ہماری نگرانی پر مقرر کر دئے اور جمعدار سلطان علی اور اس کے ساتھی فوجی وہاں سے واپس چلے گئے۔

جب ہم ترکستان میں پہنچے تو یہاں کا نائب الحکومت مرچکا تھا اور دوسرا نیا حاکم ابھی نہیں آیا تھا۔ اس وقت سرور نام ایک شخص جو (پہلے) وزیر مال تھا قائم مقام نائب السلطنت بنا تھا۔ یہ شخص پہلے سے صاحبزادگان کا واقف تھا کیونکہ صاحبزادگان کے پہلے سے حاکموں کے ساتھ تعلقات تھے۔ اس نے ہم سے بڑا اچھا سلوک کیا اور کچھ غلہ بھی بطور امداد کے دیا۔ اس شخص نے صاحبزادگان سے کہا کہ اس علاقہ میں جو جگہ آپ لوگوں کو آب وہوا وغیرہ کے لحاظ سے پسند ہو وہ جگہ آپ کی رہائش کے لئے دے دوں گا۔ اس طرح اس نے خاص امداد کی۔ اس پر ہم لوگوں نے ادھر ادھر آدمی بھیجے تاکہ جگہ تلاش کریں۔ ایک جگہ ہژدہ نہر کا علاقہ پسند آیا اس کے اندر نہر عبداللہ کی جگہ پسند کی گئی۔ اس میں ایک مقام قلعہ قرہ بخجلہ کو پسند کیا۔ قائم مقام نائب السلطنت سرور نے اس کی منظوری دے دی۔

اس اثناء میں اس علاقہ کے واسطے نائب الحکومت سردار عبداللہ خان طوخی مقرر ہو کر آیا۔ یہ شخص حضرت صاحبزادہ صاحب کے حالات سے واقف تھا اور سخت مخالف تھا۔

(قلمی مسودہ صفحہ 54,53)

مزار شریف کے پاس قلعہ قرہ بخجلہ درعلاقہ نہر عبداللہ وہژدہ نہر میں قیام

"یہاں جہاں ہم نے قیام کیا وہ امیر کابل کی حکومت کی آخری سرحد تھی۔ وہاں کے باشندوں نے پہلے تو ہمیں رہائش کے لئے مکان دینے سے انکار کر دیا اور گاؤں کے لوگ اس جگہ کے حاکم کے پاس گئے اور کہا کہ ہم ان لوگوں کو رہائش کی جگہ نہیں دے سکتے۔

انکار کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ہم سے پہلے جو لوگ جلاوطن ہو کر کسی جرم کی سزا میں آتے تھے ان میں سے اکثر اصل باشندوں کے لئے کئی طرح کی تکالیف کا باعث بن جاتے تھے اور ان کو تنگ کرتے تھے۔ ہمارے متعلق بھی شروع میں ان کا اچھا خیال نہ تھا۔ اس پر حاکم نے یہ فیصلہ کیا کہ جس طرح ہو سکے ہم لوگ خرگاہوں یعنی خیموں کا انتظام کریں اور ان کے اندر گزارہ کریں۔ مخالف حاکم نے اس بارہ میں کوئی مدد نہ کی۔ اس پر ہم نے خیموں کا انتظام خود کیا اور ان میں رہنے لگے۔ ہماری حالت اس وقت ایک ایسے مسافر کی تھی جس کو گھر سے دور نکال دیا گیا ہو۔ کوئی خوراک وغیرہ نہ دی جائے۔ نہ آبادی میں رکھا جائے۔ قریباً دو ماہ اسی طرح گزرے۔

کچھ مدت کے بعد جب وہاں کے لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ ہم اچھے اور شریف لوگ ہیں تو گاؤں کے لوگوں نے درخواست کی کہ آپ لوگ ہم سے مکان لے لیں۔ اس پر ہم نے ان سے چند مکان گروی لے لئے۔ جو مکانات ہم نے لئے ان کے اندر باغ تھا اور ہر طرح کا آرام تھے۔

کچھ مدت کے بعد حکومت افغانستان نے ہمارے لئے بالکل قلیل رقم منظور کی اور وہ بھی بطور قرضہ"۔ (قلمی مسودہ صفحہ 53.33.32 تا 55)

جلاوطنی میں روپیہ کا ختم ہوجانا اور اخراجات کی سبیل

"کچھ عرصہ کے بعد جو رقم ہمارے پاس تھی سب کی سب ختم ہوگئی۔ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی انتظام خرچ کا نہ تھا۔ اس لئے ہم نے مشورہ کر

باقی صفحہ 6 پر

لعل تابان

خدا تعالیٰ ہر چیز کی ربوبیت کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

کوئی چیز اجزائے عالم میں سے ایسی نہیں کہ جو خدا کی پیدائش نہ ہو۔ اور خدائے تعالیٰ اپنی ربوبیت تامہ کے ساتھ عالم کے ذرہ ذرہ پر متصرف اور حکمران ہے اور اس کی ربوبیت ہر وقت کام میں لگی ہوئی ہے یہ نہیں

کہ خدائے تعالیٰ دنیا کو بنا کر اس کے انتظام سے الگ ہو بیٹھا ہے اور اسے نیچر کے قاعدہ کے ایسا سپرد کیا ہے کہ خود کسی کام میں دخل بھی نہیں دیتا اور جیسے کوئی کل بعد بنائے جانے کے پھر بنانے والے سے بے علاقہ ہو جاتی ہے ایسا ہی مصنوعات صانع حقیقی سے بے علاقہ ہیں بلکہ وہ رب العالمین اپنی ربوبیت تامہ کی آبپاشی ہر وقت برابر تمام عالم پر کر رہا ہے اور اس کی ربوبیت کا مینہ بلا اتصال تمام عالم پر نازل ہو رہا ہے اور کوئی ایسا وقت نہیں کہ اس کے رشح فیض سے خالی ہو بلکہ عالم کے بنانے کے بعد بھی اس مبدء فیوض کی فی الحقیقت بلا ایک ذرا تفاوت کے ایسی ہی حاجت ہے کہ گویا ابھی تک اس نے کچھ بھی نہیں بنایا۔ اور جیسا دنیا اپنے وجود اور نمود کے لئے اس کی ربوبیت کی محتاج تھی ایسا ہی اپنے بقا اور قیام کے لئے اس کی ربوبیت کی حاجت مند ہے۔ وہی ہے جو ہر دم دنیا کو سنبھالے ہوئی ہے اور دنیا کا ہر ذرہ اسی سے ترو تازہ ہے اور وہ اپنی مرضی اور ارادہ کے موافق ہر چیز کی ربوبیت کر رہا ہے۔ یہ نہیں کہ بلا ارادہ کسی شئے کے ربوبیت کا موجب ہو۔ غرض آیات قرآنی کی رو سے جن کا خلاصہ ہم بیان کر رہے ہیں۔ اس صداقت کا یہ منشاء ہے کہ ہر یک چیز کہ جو عالم میں پائی جاتی ہے وہ مخلوق ہے۔ اور اپنے تمام کمالات اور اپنے تمام حالات اور اپنے تمام اوقات میں خدائے تعالیٰ کی ربوبیت کی محتاج ہے اور کوئی روحانی یا جسمانی ایسا کمال نہیں ہے جس کو کوئی مخلوق خود بخود اور بغیر ارادہ خاص اس متصرف مطلق کے حاصل کر سکتا ہو۔"

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 457
حاشیہ نمبر 11)

ایثار

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ بہت بھوک لگی ہے اور سخت تکلیف ہے۔ آپؐ نے اپنی ایک بیوی کے ہاں پیغام بھجوایا کہ کچھ کھانے کو ہے تو بھیج دیں۔ وہاں سے جواب آیا کہ پانی کے سوا کچھ نہیں ہے پھر ایک اور بیوی کے ہاں پیغام بھجوایا۔ وہاں سے بھی یہی جواب ملا۔ حتیٰ کہ سب ازواج مطہرات نے یہی جواب دیا کہ اس خدا کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میرے ہاں پانی کے سوا کچھ نہیں۔ اس پر آپؐ نے حاضرین مجلس سے فرمایا۔ آج رات کون اس کو کھانا کھلائے گا؟ ایک انصاری نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسولؐ! مجھے اسکی مہمانی کا شرف عطا فرمایا جائے۔ چنانچہ وہ اس کو لے کر گھر آیا اور اپنی بیوی سے کہا یہ اللہ کے رسولؐ کا مہمان ہے اس کی خاطر و مدارت میں کوئی کمی نہ رہنے پائے۔ بیوی نے کہا صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا ہے۔ اس پر اس انصاری نے کہا ان کو کسی طرح بہلا کر سلا دو اور جب مہمان کھانے کیلئے اندر آئے تو دیا بجھا دینا اور اندھیرے میں ایسا ظاہر کریں گے۔ جیسے ہم بھی اس کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی انہوں نے کیا وہ مہمان کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مہمان کھانا کھاتا رہا اور مہمان کو جتائے بغیر وہ خود میاں بیوی بھوکے رہے۔ صبح کو جب انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے فرمایا۔ تم دونوں نے رات کو مہمان سے جیسا عمدہ اور اچھوتا برتاؤ کیا۔ اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ بھی خوش ہو رہا تھا۔

(مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف وفضل ایثار)

صحت کی درستی اور ورزش کا خیال

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

انسانی روح اور جسم کا ایسا جوڑ ہے کہ ایک کی خرابی دوسرے پر اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتی۔ رسول کریم ﷺ نے اس امر میں بھی ہمارے لئے ایک عمدہ مثال قائم کی ہے اور نیکی اور تقویٰ کو صحت کی درستی اور ورزش کا خیال رکھنے کے خلاف نہیں قرار دیا ہے تاریخ بتاتی ہے کہ آپ اکثر شہر سے باہر باغات میں جا بیٹھتے تھے۔ گھوڑے کی سواری کرتے تھے اپنے صحابہ کو کھیلوں وغیرہ میں مشغول دیکھ کر بجائے ان پر ناراضگی کا اظہار کرنے کے ان کی ہمت بڑھاتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے اپنے احباب کو تیر اندازی کا مقابلہ کرتے دیکھا تو خود بھی اس مقابلہ میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ مرد تو مرد رہے آپ عورتوں کو بھی ورزش کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ چنانچہ کئی دفعہ آپ اپنی بیویوں کے ساتھ مقابلہ پر دوڑے اور اس طرح عملاً عورتوں اور مردوں کو ورزش جسمانی کی تحریک کی۔ ہاں آپ اس امر کا خیال ضرور رکھتے تھے کہ انسان کھیل ہی کی طرف راغب نہ ہو جائے اور اس امر کی تعلیم دیتے تھے کہ ورزش مقصد کے حصول کا ایک ذریعہ ہونا چاہئے نہ کہ خود مقصد۔ (انوار العلوم جلد 10 ص 548)

رشوت واپس کی اور معافی مانگی

حضرت چوہدری فضل احمد صاحب سیالکوٹ سے ایک ممتاز خاندان کے فرد تھے۔

احمدیت میں داخل ہونے سے پیشتر رشوت خوری ان کی طبیعت ثانیہ بن چکی تھی۔ سلسلہ میں داخل ہونے پر وہ مومنانہ پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کی جس کی طرف حضرت مسیح موعود نے بار بار توجہ دلائی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے دریافت کیا کہ دوران ملازمت جو رشوت لے چکا ہوں اس گناہ کا ازالہ کیا کروں؟ فرمایا توبہ اور استغفار کرو۔ چوہدری صاحب نے عرض کی رشوت کے روپے سے پیٹ بھر چکا ہوں زبانی توبہ اور استغفار سے وہ کیسے پیٹ سے نکل سکتا ہے؟

اس پر حضور نے فرمایا تو اس کا پھر صحیح علاج جس سے دلی تسکین حاصل ہو یہ ہے کہ جس جس سے رشوت لی ہے ان کے ناموں کی فہرست بناؤ۔ ان سے حاصل شدہ رقوم انہیں واپس کرو اور معافی مانگو۔

رشوت کا وہ روپیہ جو سالوں میں تھوڑا تھوڑا کر کے لیا گیا تھا جس کی کبھی کسی نے شکایت بھی نہ کی تھی اور وہ بھولی بسری چیز ہو گئی تھی جس کی میزان اب سینکڑوں تک پہنچ چکی تھی اس کی ادائیگی یک بار اب کتنا کٹھن کام تھا۔ سوائے زمین کے جو ایک زمیندار کا قیمتی سرمایہ ہوتی ہے اور آڑے وقت کافی حد تک ہاتھ بٹاتی ہے اور کوئی جائیداد بھی نہ تھی۔ تنخواہ معمولی تھی زمین کی پیداوار کافی سہارا تھا آؤ دیکھا نہ تاؤ زمین فروخت کر دی اور اس شعر پر عمل پیرا ہو گئے۔

لازم ہے دل کے ساتھ رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

(حیات ابوالمبارک ص 122)

خداداد رعب

ایک مرتبہ مردان کا کوئی آدمی میاں محمد یوسف صاحب مردانی کے ساتھ حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) کے پاس علاج کے لئے آیا۔ یہ آدمی سخت مخالف تھا۔ اور بہت مشکل سے میاں محمد یوسف کے ساتھ صرف اس شرط پر قادیان آنے اور علاج کروانے کے لئے تیار ہوا کہ وہ قادیان میں احمدیوں کے محلّہ کے باہر کوئی مکان لے دیتا۔ وہ آیا اور احمدیہ محلّہ سے باہر ٹھہرا اور حضرت مولوی صاحب اس کا علاج کرتے رہے۔ جب ٹھیک ہو کر واپس جانے لگا تو میاں محمد یوسف صاحب نے اس سے کہا کہ تم قادیان آئے اور اب جا رہے ہو ہماری بیت الذکر تو دیکھتے جاؤ۔ اس نے انکار کر دیا۔ مگر پھر اس شرط پر رضا مند ہوا کہ مجھے ایسے وقت وہاں لے جاؤ جب وہاں کوئی احمدی نہ ہو اور نہ مرزا صاحب ہوں۔ آخر ایسا وقت دیکھ کر کہ جب بیت الذکر خالی ہوتی تھی وہ اسے بیت مبارک میں لائے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ادھر اس نے بیت مبارک میں قدم رکھا اور ادھر حضور کے مکان کی کھڑکی کھلی اور حضور کسی کام کے لئے بیت الذکر میں تشریف لے آئے اس شخص کی نظر حضور کی طرف اٹھی اور وہ بے تاب ہو کر حضور کے سامنے آ گرا اور اسی وقت بیعت کر لی۔

چند ہی دن کی جدائی ہے یہ مانا لیکن
بدمزہ ہو گئے یہ دن بخدا تیرے بعد!
یہ دعا ہے کہ جدا ہو کے بھی خدمت میں رہوں
زندگی میری رہے وقف دعا تیرے بعد!

(درعدن)

غریب پرور بہادر بھائی

محترم مرزا محمد سعید بیگ صاحب

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

13 جون 1992ء کو گزرے آٹھ سال ہو چکے ہیں۔ جب خاکسار کے ایک نسبتی بھائی مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب آف پتوکی ضلع قصور اس فانی دنیا سے عید کے روز کوچ فرما گئے۔

محترم مرزا محمد سعید بیگ صاحب کے اخلاق فاضلہ اور ان کی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے محبت اور خدمات کو کون بھول سکتا ہے۔ آپ خلیفہ وقت سے محبت واطاعت کا ایک نمونہ تھے۔

محترم مرزا محمد سعید بیگ صاحب لنگروال نزد قادیان 1926ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب تھا آپ کے دادا جان محترم دین محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور آپ مکرم مرزا سلام اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے داماد اور بھتیجے بھی تھے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ آپ کے دادا جان نے لنگروال سے قادیان رہائش اختیار کر لی تھی۔ آپ ذرا بڑے ہو کر قادیان سے لاہور آ گئے۔

آپ ہمیشہ عمدہ مہمان نوازی کرتے رہے۔ جماعتی عہدے دار ہوں یا کوئی احمدی ہو یا غیر از جماعت آپ کو مہمان نوازی کا شرف حاصل رہا اور ہمیشہ ہی خوشی خوشی مہمان کی خاطر و خدمت کرتے رہتے مہمان کی خدمت میں کوئی کسر باقی نہ رکھتے۔

قیام لاہور کے دوران جماعت کے مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ بعد میں پتوکی شفٹ ہو گئے۔ اور وہاں امیر ضلع قصور و نائب امیر و صدر جماعت احمدیہ پتوکی بھی ایک طویل عرصہ رہے۔ جوانی میں آپ قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھی رہے۔ پتوکی شہر میں اپنے اور غیر از جماعت احباب ان کی بہت زیادہ عزت کرتے تھے اور اپنے لڑائی جھگڑوں کا فیصلہ بھی آپ سے کرواتے تھے۔ اور بڑی بات یہ کہ اس کو تسلیم بھی کر لیتے تھے اس لئے بھی ہر کوئی ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔

1974ء کے فسادات میں آپ کو بغیر وجہ کے قید کر دیا گیا اور آپ 14 دن جیل کے اندر رہے لیکن آپ بہت ہمت اور بہادری کے ساتھ ہر تکلیف برداشت کرتے رہے۔ سلسلہ کے لئے جان تک کو قربان کرنے کے لئے تیار رہتے۔ جیل کے اندر بھی آپ کے اخلاق سے دیگر قیدی اس قدر متاثر تھے۔ کہ جب آپکی قید سے رہائی ہونے لگی تو سب نے کہا۔ کہ مرزا صاحب کچھ دن اور رہ جائیں۔ ان کے بھائی مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب اور ان کا بیٹا بھی اسیران راہ مولا ہیں۔

بہادری سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ 1942ء کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں شامل ہونے والے خدام میں سے مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ سول لائن لاہور کے ایک رکن مرزا محمد سعید بیگ صاحب ابن مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب نے لاہور سے آتے ہوئے مجلس کے جھنڈے کی حفاظت کے لئے شجاعت اور بہادری کا شاندار نمونہ دکھایا اور دوسرے خدام بھائیوں کے سامنے شعائر اللہ کے تحفظ کی قابل تقلید مثال قائم کی۔ اس اجمال کی تفصیل خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے الفاظ میں درج کی جاتی ہے حضور نے اپنے 23/اکتوبر 1942ء کے خطبہ میں فرمایا:۔

"بہرحال یہ ایک نہایت ہی قابل تعریف فعل ہے خدام الاحمدیہ سے ہمیشہ اسی بات کا اقرار لیا جاتا ہے کہ وہ شعائر کا ادب اور احترام کریں گے۔ اس طرح قومی شعائر کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھیں گے اس اقرار کو پورا کرنے میں لاہور کے اس نوجوان نے نمایاں حصہ لیا ہے۔ اور میں اس کے اس فعل کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا نوجوان کا نام مرزا سعید احمد ہے اور اس کے والد کا نام مرزا محمد شریف ہے۔ بظاہر یہ سمجھا جائے گا۔ کہ اس نوجوان نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا۔ مگر جہاں قومی شعائر کی حفاظت کا سوال ہو۔ وہاں اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اور درحقیقت وہی لوگ عزت کے مستحق سمجھے جاتے ہیں۔ جو اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنی جان کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں انہی کی جانیں دنیا میں سب سے زیادہ سستی اور بے حیثیت سمجھی جاتی ہیں۔ آخر غلام قومیں کون ہوتی ہیں۔ وہی لوگ غلام بنتے ہیں جو اپنی جانوں کو قربان کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم مر نہ جائیں۔ وہ ایک وقت کی موت قبول نہیں کرتے تو خدا تعالیٰ انہیں صدیوں کی موت دے دیتا ہے۔

(روزنامہ الفضل 31/اکتوبر 1942ء)
(مشعل راہ ص 314)

نمازیں: بیوت الذکر سے خاص دلی لگاؤ تھا۔ اکثر اوائل میں بھی اور بعد میں بھی جہاں فجر کی نماز باجماعت پڑھتے وہاں اکثر اشراق پڑھ کر ہی گھر واپس آتے خدا تعالیٰ کی یاد تسبیح و تحمید اور پنجگانہ نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ تہجد، اشراق کی نمازیں ساری عمر باقاعدہ ادا کرتے رہے۔ نمازوں کی باجماعت ادائیگی پر شروع سے خود بھی پابند تھے۔ جب شام کو کسی مجلس میں تشریف رکھتے تو نماز کا وقت ہوتے ہی سب سے کہتے کہ چلو بھئی نماز کے لئے بیت الذکر چلیں۔

ان کا تمام حلقہ احباب، رشتہ دار عزیز کوئی اہم کام ان کے مشورہ کے بغیر نہیں کرتے تھے آپ نے ہر قدم پر ان سب کی راہنمائی فرمائی اور ہر ایک کو ہمیشہ ہی نیک مشورہ دیا۔ آپ نے روٹھے ہوؤں کو منایا۔ جھگڑنے والوں کی صلح کروائی۔ ضرورت مندوں اور حاجت مندوں کی اس حد تک حاجت روائی کی کہ اس معاملہ میں اپنی ذات اور جائیداد تک کی پرواہ نہ کی۔

دعوت الی اللہ کی طرف خصوصی توجہ فرماتے۔ حق بات کہنے سے کبھی بھی نہیں رکتے تھے چاہے کوئی ناراض ہو یا راضی ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ خدمت دین کرنے والوں کو بہت زیادہ پسند کرتے۔ آپ کہتے تھے یہ تو پیارے آقا کا مشن پورا کرنے والا ہے اس لئے اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

آپ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اپنے چندہ جات میں ہمیشہ اولیت حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ سیکرٹری مال صاحب کے ساتھ دوسروں سے خود چندہ لینے کے لئے جاتے۔

آپ نے ہمیشہ دین کو دنیا پر اولیت دی اور کوئی بھی اجلاس جلسہ، جلسہ سالانہ ایسا نہ تھا جس میں آپ شامل نہ ہوتے۔ پابندی وقت کا ہمیشہ ہی خیال کرتے۔ اور ہمیشہ صاف ستھرا لباس پہن کر جاتے۔

غریب پروری. آپ اپنے شہر پتوکی میں غریب پروری کے لحاظ سے بہت مشہور تھے۔ اکثر بیوہ، غریب آپ کے دروازے پر آتے رہتے۔ کبھی کسی کو مالی امداد کر رہے ہیں اور کبھی کسی کی سفارش کر رہے ہیں اور کبھی کسی کو راشن لے کر دے رہے ہیں۔

آپ ربوہ/قادیان اکثر جایا کرتے تھے اور اپنے بچوں کو بھی لے کر جایا کرتے تھے آپ اکثر اپنے بچوں سے احباب جماعت سے کہا کرتے تھے کہ بار بار مرکز جاؤ تا کہ تمہاری تربیت ہو سکے۔

آپ خلیفہ وقت سے بڑی محبت اور پیار رکھتے تھے۔ اور کئی دفعہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اور دعا کی درخواست کرتے تھے۔ حضور کو بھی آپ سے بہت پیار تھا۔

قرآن کریم سے بے حد پیار کرتے۔ روزانہ صبح تلاوت قرآن کریم کرتے اور سب کے لئے دعائیں بھی بہت کرتے تھے۔ بچوں سے آپ بڑا ہی پیار کرتے۔ کئی ایک بچیوں کی شادیاں اپنے پاس سے رقم خرچ کر کے کروائیں۔

رشتہ میں مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب خاکسار کے بچوں کے ماموں بھی تھے۔

وفات: آپ 13 جون 1992ء کو عید الاضحیہ کے روز رات ساڑھے گیارہ بجے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ سارا دن آپ جماعتی کاموں میں مصروف رہے۔ یعنی عید الاضحیہ کی وجہ سے ہر گھر میں گوشت تقسیم کروایا۔ آپ کی وفات پر الفضل کے علاوہ جنگ، نوائے وقت روزنامہ پاکستان نے نمایاں خبریں شائع کیں۔

ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کی وفات پر افسوس کرتے ہوئے آپ کی بیگم صاحبہ کے نام ایک خط میں تحریر فرمایا:

"آپ کو تو علم ہی ہوگا۔ کہ مرزا سعید بیگ صاحب مرحوم سے میرا بہت دیرینہ قلبی تعلق تھا۔ ان کی اچانک جدائی کی خبر سے دل کو بہت دھکا لگا۔ مگر ہم نے آخر وہیں جانا ہے"۔

موصی ہونے کی وجہ سے ان کی میت کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے بچوں پر اپنے خاص فضل فرمائے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

بقیہ صفحہ 4

کے اپنا ایک نوکر پرائیوٹ طور پر علاقہ بنوں میں بھجوایا جو انگریزی حکومت میں تھا اور جہاں ہماری جائیداد تھی۔ باقی خاندان نے بھی ہمارے نوکر کو خط دے دیئے تا کہ تمام خاندان اپنے لئے خرچ اپنے اپنے رشتہ داروں سے منگوالیں۔

اس وقت تک ان لوگوں کو جو بنوں میں تھے ہمارے حالات کا کچھ پتہ نہ تھا۔ نہ ان کو علم تھا کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ جب ہمارا آدمی وہاں پہنچا تب انہیں حالات اور ہماری مصیبت اور خرچ کی ضرورت کا پتہ چلا۔ ان کو بہت رنج ہوا۔ انہوں نے فوراً روپیہ کا بندوبست کیا۔ تمام غلہ وغیرہ فروخت کر کے تقریباً تین ہزار روپیہ مہیا کیا۔ اسی طرح باقیوں نے بھی روپیہ جمع کیا اور یہ تمام روپیہ بنوں میں جمع کر دیا گیا۔ یہاں کے ہندوؤں کا کابل کے ساتھ کافی کاروباری تعلق تھا وہاں کے لئے چیک لے لیا کہ اتنی رقم دے دی جائے اور کچھ نقدی نوٹوں کی صورت میں ساتھ لے لی۔ اس طرح ہمارے گزارہ کا بندوبست ہو گیا ورنہ جب تک یہ رقم نہ ملی ہم مکان بھی رہائش کے لئے نہ لے سکتے تھے۔ کیونکہ جلاوطنی کی حالت میں جیسا کہ پہلے بھی ذکر آ چکا ہے حکومت نے نہ صرف یہ کہ خود کوئی مدد نہ کی بلکہ حکومت کا یہ حکم بھی تھا کہ ان کو کسی قسم کی مدد نہ دی جائے۔ اس لئے افغانستان کی حکومت میں بڑے بڑے لوگ جو ہمارے واقف تھے جو ہماری مدد اور خدمت نہایت شوق سے کرتے مگر حکومت کے حکم اور احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے یہ بہت ڈرے ہوئے تھے اس لئے وہ جرأت نہ کر سکے۔ اور جتنا ہی کوئی امیر ہوتا احمدیوں یا احمدیت سے دور بھاگتا تھا۔

(روایت سید ابو الحسن قدسی صاحب از قلمی مسودہ صفحہ 31 تا 34)

"خاندان کے ایک فرد جو گرفتاری کے وقت علاقہ انگریزی میں تھے اور بنوں کے ضلع میں خاندان کی جو جائیداد تھی اس کا انتظام کرتے تھے وہ اس جائیداد کی آمدنی وہاں پہنچاتے رہے جس سے گزارہ ہوتا تھا"۔ (اخبار الفضل 26/مارچ 1926ء)

جاری ہے

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں عزیز مکرم معاویہ عمر صاحب نے کیلگری (کینیڈا) سے بذریعہ فون مطلع فرمایا ہے کہ ان کی والدہ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ 5 جولائی کو صبح کے وقت وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ میری اہلیہ سلمیٰ بیگم مرحومہ کی بڑی بہن تھیں اور محترم ڈاکٹر محمد عمر لکھنوی مرحوم کی بیگم تھیں اور اپنے بچوں سمیت کینیڈا میں رہائش پذیر تھیں۔ مرحومہ سردار عبدالمجید صاحب آڈٹ آفیسر ریلوے لاہور جو حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھے کی صاحبزادی تھیں اور آپ خطبات نور شائع کرنے کی وجہ سے بھی جماعت میں معروف تھے۔ مرحومہ نے 91 برس کی عمر پائی بہت خوبیوں کی مالک تھیں آپ کے چار صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں سلامت ہیں قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے اپنے قرب میں درجات کی بلندی سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے مندرجہ ذیل مضامین میں M Phil میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ بیالوجی، کیمسٹری، میتھ، ارتھ سائنس، ہسٹری، اکنامکس، پاکستان سٹڈیز، امریکن سٹڈیز، سائیکالوجی، داخلہ فارم 7۔ اگست تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان 6 جولائی 2001ء

(2) سندھ ایگریکلچر یونیورسٹی ٹنڈو جام نے B.Ed اور M.Ed آف کیمپس پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 31 جولائی 2001ء تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان 6 جولائی۔

AACP ربوہ چیپٹر کا نیوز لیٹر

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز ربوہ چیپٹر کا جون جولائی 2001ء کا نیوز لیٹر منظر عام پر آ گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ 13-14 اکتوبر 2001ء میں منعقد ہونے والے انفارمیشن ٹیکنالوجی ایگزیبیشن اور کانفرنس میں سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر اشیاء کے علاوہ سافٹ ویئر مقابلے اور مختلف موضوعات پر لیکچر بھی ہوں گے۔ AACP نے اپنا لوگو (Logo) منتخب کرنے کے لئے ایک مقابلے کا اہتمام کیا ہے اس مقابلے کی تفصیلات کے علاوہ ربوہ چیپٹر کے زیر اہتمام ہونے والے سیمینارز کی رپورٹس بھی شامل اشاعت ہیں۔ چار صفحات پر مشتمل اس نیوز لیٹر میں کمپیوٹر سے متعلق دیگر اہم معلومات بھی فراہم کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوسی ایشن کو زیادہ سے زیادہ ترقیات سے نوازے آمین۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد بوٹا صاحب باندھی ضلع نواب شاہ کے والد صاحب مکرم رشید احمد صاحب بندیشہ 27 جون 2001ء کو وفات پا گئے ہیں وفات کے وقت آپ کی عمر 68 سال تھی وفات کے اگلے دن نماز جنازہ کے بعد باندھی میں ہی تدفین ہوئی۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 2

احسان کو قبول کرنے اور اس پر خوش ہونے اور تھوڑے سے کو بہت زیادہ سمجھنے کا جذبہ ہو تبھی دل کی گہرائی سے دعا اٹھ سکتی ہے۔

تو تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے اس میں بڑا گہرا سبق ہے۔ اپنے روزمرہ کے معاملات کو آپس میں درست کریں اور احسان کا جو بدلہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ آپ بہترین رنگ میں ادا کریں وہ دعا کے ذریعے ہے اور ایسی دعا کے ذریعے جس سے بڑھ کر پھر دعا ممکن نہیں ہے۔ لیکن ایک شرط ہے اس کے ساتھ وہ یہ ہے کہ اگر آپ اپنی طرف سے کچھ دے سکتے ہوں تو وہ دینے کے علاوہ یہ دعا دیں۔ دو باتیں ہیں' دے کر انسان سمجھے کہ یہ کچھ بھی نہیں ہے اور پھر اللہ کی طرف معاملہ لوٹا دے کہ اے اللہ اس کو اتنا دے کہ جو میرے تصور میں بھی نہیں آ سکتا یا اس کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا تو یہ ایک لامتناہی شکر کا سلسلہ ہے جو چلتا چلا جاتا ہے۔ یہ وہ صراط مستقیم ہے شکر کی جس کا ذکر حضرت ابراہیمؑ کے سلسلے میں بیان فرمایا گیا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ۔ 31 مارچ 99ء

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسرائیلی فوج کا فلسطینی مہاجر کیمپ پر حملہ

اسرائیلی فوج نے ٹینکوں اور بلڈوزروں کی مدد سے غزہ میں فلسطینیوں کے زیر کنٹرول علاقے پر حملہ کر دیا جس کے بعد فریقین میں شدید فائرنگ کے نتیجے میں چھ فلسطینی شدید زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں تین اسرائیلی فوجی بھی شامل ہیں۔

بھارت سے فوجی تعاون بڑھ رہا ہے

ایٹمی عدم پھیلاؤ اور ایٹمی ہتھیاروں کے حوالے سے ذمہ دار موقف کو یقینی بنانے کے لئے امریکہ بھارت کے ساتھ وسیع تر تعاون کا خواہشمند ہے۔ امریکی کمانڈر نے کہا ہے کہ امریکہ اور بھارت کے درمیان فوجی تعاون بڑھ رہا ہے اور یہ جنوبی ایشیا کے بہترین مفاد میں ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ بھارت کے ساتھ فوجی تعاون پاکستان سے تعلقات کی قیمت پر نہیں ہو سکتا۔

مقبوضہ کشمیر میں فوج کی تعداد کم کرنے سے انکار

بھارتی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ آگرہ میں ہونے والے مجوزہ پاک بھارت سربراہ اجلاس اور پاکستان کے صدر کو دورہ بھارت کی دعوت میں امریکہ کا کوئی عمل دخل نہیں۔ کے پی آئی کے مطابق جسونت سنگھ نے واضح اور دوٹوک الفاظ میں کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں تعینات بھارتی فوج کی تعداد میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ بھارت سربراہ مذاکرات کے دوران مقبوضہ کشمیر میں تعینات اپنی افواج میں کمی کی تجویز سے متفق ہو جائیگا۔

منی پور کے سپیکر کے گھر پر حملہ

منی پور اسمبلی کے سپیکر سپاک سنگھ کے گھر پر نامعلوم افراد نے حملہ کر دیا۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کو سرکاری اہلکاروں نے بتایا کہ دس سے زائد افراد سپیکر کے گھر میں گھس آئے اور اہل خانہ کو گھر چھوڑ کر چلے جانے کی دھمکی دی۔ حملہ آوروں نے توڑ پھوڑ کی اور گھر کو نقصان پہنچایا۔

افغان باشندوں کو رہا کرنے کا فیصلہ

پنجاب بھر کی 29 جیلوں میں اس وقت 732 افغانی باشندے مختلف مقدمات میں ملوث ہیں اور سزا کاٹ رہے ہیں۔ وزارت داخلہ پنجاب نے وفاقی حکومت کو رپورٹ بھیج دی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وفاقی وزیر داخلہ اور سیکرٹری داخلہ کے دورہ افغانستان کے بعد وفاقی حکومت نے ملک بھر کی جیلوں میں قید یا نظر بند افغانی باشندوں کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ضمن میں وفاقی حکومت نے چاروں صوبائی حکومتوں سے اپنے اپنے صوبوں کی جیلوں میں بند افغان باشندوں کی فہرستیں طلب کی ہیں۔

جمیکا میں ہنگامے 20 ہلاک

جمیکا کے وزیراعظم پی جے پیٹرسن نے حالیہ ہنگاموں میں بیس افراد کی ہلاکت کے بعد دارالحکومت کنگسٹن میں امن وامان کی صورتحال پر قابو پانے کے لئے فوج طلب کر لی ہے۔ پولیس نے بیس افراد کی ہلاکت اور تیس کے زخمی ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ یہ افراد دارالحکومت کے مغرب میں غیر قانونی اسلحہ کے خلاف چھاپے کے دوران تشدد کا نشانہ بنے۔

بریڈفورڈ میں پھر فسادات

ایک دن کے وقفے کے بعد بریڈفورڈ میں پھر نسلی فسادات پھوٹ پڑے لیکن اس مرتبہ حملہ آور گورے تھے۔ حملہ آوروں کی تعداد 700 کے قریب تھی۔ انہوں نے اپنی اکثریت والے علاقوں میں ایشیائیوں پر حملے کئے پولیس نے انہیں حملوں سے روکنے کے لئے کارروائی کی تو انہوں نے پولیس پر بھی پٹرول بموں سے حملے کئے۔ ان کے پاس ہتھیار بھی تھے۔ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق برطانیہ میں برسوں کے دوران ہونے والے ان بدترین نسلی فسادات میں تقریباً پونے دوسو پولیس والے زخمی ہو چکے ہیں۔

اودھم پور کے فوجی کیمپ میں آگ

مقبوضہ کشمیر میں متعدد جھڑپوں کے دوران 17 بھارتی فوجی ہلاک اور چار حریت پسند اور چار شہری جاں بحق ہو گئے۔ اودھم پور میں حزب اسلامی نے نصف شب کے بعد بھارتی فوجی کیمپ پر اچانک راکٹوں اور خودکار ہتھیاروں سے حملہ کر دیا۔ کیمپ میں آگ بھڑک اٹھی۔

نئے امریکی میزائل سسٹم کا ایک تجربہ ناکام

امریکہ نے میزائلوں کے قومی دفاعی نظام کے سلسلے میں جدیدترین پیٹریاٹ میزائل کے دو تجربے کئے ہیں جن میں سے ایک کامیاب اور دوسرا ناکام رہا۔ فوجی حکام کے مطابق پہلے تجربے میں پیٹریاٹ میزائل سے ایک ریموٹ کنٹرول جٹ طیارے F4 کو نشانہ بنایا گیا۔ میکسیکو میں مقررہ جگہ سے چھوڑا جانے والا میزائل ٹھیک طور پر اپنے ہدف پر پہنچا اور F-4 جیٹ طیارہ میزائل کے ٹکرانے کے بعد دھماکے سے فضا میں پھٹ گیا۔

سالانہ ایک ارب ڈالر کے غیر قانونی ہتھیاروں کی تجارت

دنیا میں چھوٹے ہتھیاروں کی غیر قانونی تجارت اور سمگلنگ کی روک تھام کے بارے میں اقوام متحدہ کی کانفرنس نیویارک میں شروع ہو گئی ہے جو 20 جولائی تک جاری رہے گی۔ اس میں اقوام متحدہ کے 179 رکن ملکوں کے مندوبین شرکت کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا میں ہر سال چھوٹے ہتھیاروں کی ایک ارب ڈالر کی غیر قانونی تجارت ہوتی ہے۔

16 ملکوں میں حقوق انسانی کی خلاف ورزیاں

حقوق انسانی کی عالمی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے چھوٹے ہتھیاروں کے بین الاقوامی کاروبار سے متعلقہ حقوق انسانی کی خلاف ورزیوں کے بارے میں پلان آف ایکشن کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے پر امریکہ، روس اور چین سمیت ہتھیار بنانے والے دیگر ملکوں کی پر زور مذمت کی ہے۔ اقوام متحدہ کی چھوٹے اور ہلکے اسلحہ کے بارے میں عالمی کانفرنس کے پہلے روز اپنی رپورٹ میں ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ حقوق انسانی کی خلاف ورزیاں چھوٹے اور ہلکے ہتھیاروں سے فائرنگ سے رونما ہوتی ہیں۔ فائرنگ اور دھماکے کے یہ واقعات حقوق انسانی کے بین الاقوامی طور پر طریقوں کے منافی ہوتے ہیں۔

ملکی خبریں ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 11 جولائی - گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 25 زیادہ سے زیادہ 45 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 12- جولائی غروب آفتاب: 7-18
☆ جمعہ 13- جولائی طلوع فجر: 3-31
☆ جمعہ 13- جولائی طلوع آفتاب: 5.10

سبسڈی ختم، پٹرول مزید مہنگا ہوگا

پاکستان کو آئی ایم ایف کی طرف سے 596 ملین ڈالر کے قرضہ کی تیسری قسط تقریباً 140 ملین ڈالر کی منظوری دے دی گئی ہے- رواں ہفتے کے دوران یہ رقم سٹیٹ بنک آف پاکستان کے اکاؤنٹ میں ایڈجسٹ ہو جائے گی- آئی ایم ایف کو بھیجی گئی رپورٹ میں مختلف شعبوں کو دی جانے والی سبسڈی ختم کرنے اور پٹرول اور ڈیزل وغیرہ کے نرخوں میں مزید اضافہ کرنے کی بھی یقین دہانی کرائی گئی ہے-

پاک بھارت فوجی مذاکرات

بھارت نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان فوجی مذاکرات تاریخی سربراہ ملاقات کے بعد ہوں گے- وزارت دفاع کے ترجمان نے نئی دہلی میں بتایا اس بارے میں فیصلہ دونوں ممالک کے ڈائریکٹر جنرل ملٹری آپریشنز کے درمیان فون پر ہونے والی گفتگو میں کیا گیا- وزارت خارجہ کی ترجمان نیروپا ماراؤ نے بتایا ہے کہ وزیراعظم واجپائی کے فیصلے کی روشنی میں پاکستان نے ڈی جی ایم او کو اپنے پاکستانی ہم منصب سے مذاکرات کے لئے بھیجنے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے- انہوں نے کہا اس سلسلے میں پاکستان کا جواب مثبت ہے- اور انہوں نے ہمارے اس اقدام کو سراہا ہے تاہم جنرل سہوتا کے دورہ پاکستان کی تاریخ ابھی طے نہیں ہوئی-

مسئلہ کشمیر ترقی میں رکاوٹ ہے

صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاک بھارت سربراہ ملاقات میں مسئلہ کشمیر کو اہمیت حاصل رہے گی- کشمیریوں کی خواہشات کو شامل کئے بغیر کشمیر کے مسئلہ کا کوئی حل نہیں- انہوں نے کہا تاریخ کے مشکل دوراہے پر کھڑے ہیں، سابقہ نسلیں ناکام ہو چکیں، ہمیں ملک کو آگے لے جانے کے لئے سخت محنت کرنا ہوگی- وہ ملک بھر کے مختلف تعلیمی اداروں کے وفود سے گفتگو کر رہے تھے-

مشرف اور واجپائی کے پاس ایک دوسرے کو دینے کے لئے کچھ نہیں

پاک بھارت سربراہی مذاکرات میں 54 سالہ مسئلہ کشمیر پر کسی دوررس سمجھوتے کا امکان بہت کم ہے- وائس آف امریکہ کے مطابق سربراہی مذاکرات میں زیادہ توجہ کشمیر کے جھگڑے پر مرکوز ہوگی- ماضی میں مسئلہ کشمیر پر دونوں ملکوں میں مذاکرات کے کئی دور ہوئے مگر ہر بار مذاکرات تعطل کا شکار ہوتے رہے- اس بار بھارت نے مصالحتی رویہ اختیار کیا ہے اور مذاکرات کے لئے قیدیوں کی رہائی، طلبہ کو وظیفے اور ویزہ پابندیوں میں نرمی جیسے اقدامات اٹھائے ہیں- ان کا موقف ہے کہ کانفرنس کی میز پر ایک دوسرے کو دینے کے لئے دونوں لیڈروں کے پاس کچھ نہیں-

قیدیوں کی سزا میں معافی کا خاتمہ

ہوم سیکرٹری پنجاب نے قیدیوں کو مختلف تہواروں اور قومی دنوں پر سزا میں ملنے والی معافی لاہور ہائی کورٹ کے ایک فیصلے کی بنیاد پر ختم کر دی- ایم ڈی طاہر ایڈووکیٹ نے ہوم سیکرٹری کے اس اقدام کو ایک انٹر کورٹ اپیل کے تحت لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے-

استغاثہ کو خودمختار "پراسیکیوشن سروس" بنانے کا فیصلہ

ضلعی نظام حکومت میں استغاثہ کو پولیس اور عدلیہ سے علیحدہ کر کے خودمختار "پراسیکیوشن سروس" کے نام سے ادارہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے- اس ضمن میں وفاقی حکومت کے منصوبہ کا جو بلیو پرنٹ سامنے آیا اس میں صوبہ بھر کی سطح پر ایک ڈائریکٹر جنرل پراسیکیوشن ہوگا جبکہ اس سے قبل یہ سیکرٹری قانون کے تحت ہوتا تھا-

کراچی میں دہشت گردوں کی فائرنگ

کراچی کے علاقے ناظم آباد میں موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے جامعہ امامیہ کے باہر بیٹھے دو نوجوانوں کو جدید ہتھیاروں سے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا- واقعہ کے بعد علاقے میں کشیدگی پھیل گئی اور پولیس اور رینجرز نے علاقے میں گشت شروع کر دیا-

صحت مند بچے سب کو اچھے لگتے ہیں اپنے بچوں کو
ننھا بے بی ٹانک
استعمال کرائیں- بچوں کو صحت مند بنائیں-
قیمت فی شیشی -/20 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434 فیکس 213966

بچوں کے سوکھاپن اور جسمانی کمزوری کے لئے
حب مسان قیمت -/40 روپے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون 211538

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61